احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

جمعرات 25-فروری 1999ء-8ذی قعدہ 1419ہجری-25 تبلیغ 1378ہش جلد 49-84 نمبر 44

خلافت لائبریری ربوہ

موت کو یاد رکھو

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

لذتوں کو مٹانے والی چیز یعنی موت کا کثرت سے ذکر کیا کرو۔

(جامع ترمذی ابواب الزھد باب فی ذکر الموت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دیکھو دنیا چند روزہ ہے اور آگے پیچھے سب مرنے والے ہیں۔ قبریں منہ کھولے ہوئے آوازیں مار رہی ہیں اور ہر شخص اپنی اپنی نوبت پر جا داخل ہوتا ہے۔ عمر ایسی بے اعتبار اور زندگی ایسی ناپائدار ہے کہ چھ ماہ اور تین ماہ تک زندہ رہنے کی امید کیسی۔ اتنی بھی امید اور یقین نہیں کہ ایک قدم کے بعد دوسرے قدم اٹھانے تک زندہ ہیں گے یا نہیں۔ پھر جب یہ حال ہے کہ موت کی گھڑی کا علم نہیں اور یہ پکی بات ہے کہ وہ یقینی ہے، ٹلنے والی نہیں۔ تو دانشمند انسان کا فرض ہے کہ ہر وقت اس کے لئے تیار رہے۔ اسی لئے قرآن شریف میں فرمایا گیا ہے (-) ہر وقت جب تک انسان خدا تعالیٰ سے اپنا معاملہ صاف نہ رکھے۔ اور ان پر دو حقوق کی پوری تکمیل نہ کرے، بات نہیں بنتی۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ حقوق بھی دو قسم کے ہیں۔ ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 68)

ایک شخص نے عرض کی کہ مجھے نماز میں لذت نہیں آتی فرمایا کہ:۔

موت کو یاد رکھو۔ یہی سب سے عمدہ نسخہ ہے۔ دنیا میں انسان جو گناہ کرتا ہے اس کی اصل جڑ یہی ہے کہ اس نے موت کو بھلا دیا ہے۔ جو شخص موت کو یاد رکھتا ہے وہ دنیا کی باتوں میں بہت تسلی نہیں پاتا۔ لیکن جو شخص موت کو بھلا دیتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اندر طول امل پیدا ہو جاتا ہے۔ وہ لمبی لمبی امیدوں کے منصوبے اپنے دل میں باندھتا ہے۔ دیکھنا چاہئے کہ جب کشتی میں کوئی بیٹھا ہو اور کشتی غرق ہونے لگے تو اس وقت دل کی کیا حالت ہوتی ہے۔ کیا ایسے وقت میں انسان گناہگاری کے خیالات دل میں لا سکتا ہے؟ ایسا ہی زلزلہ اور طاعون کے وقت میں چونکہ موت سامنے آ جاتی ہے اس واسطے گناہ نہیں کر سکتا اور نہ بدی کی طرف اپنے خیالات کو دوڑا سکتا ہے۔ پس اپنی موت کو یاد رکھو۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 243-244)

نماز جنازہ

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 4-فروری 1999ء بروز جمعرات قبل از نماز ظہر بیت الفضل لندن کے احاطہ میں مکرم عبدالرزاق صاحب بٹ آف لندن ابن مکرم عبدالحی صاحب بٹ کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ مرحوم کو بیت الفضل لندن میں ٹیلی فون اور ترسیل ڈاک ڈیپارٹمنٹ میں رضاکارانہ خدمت کی سعادت حاصل تھی۔

اس کے ساتھ ہی حضور انور ایدہ اللہ نے مکرمہ امتہ الرشید شوکت صاحبہ اہلیہ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب مرحوم (سابق مفتی سلسلہ و پرنسپل جامعہ احمدیہ) کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔ آپ 31- جنوری 1999ء کو بعمر 77 سال کیلگری کینیڈا میں وفات پا گئیں۔ آپ قادیان میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی والدہ سارہ بیگم صاحبہ اور والد محترم میاں جمال الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود تھے۔ خاندان حضرت مسیح موعود کی خواتین مبارکہ سے خصوصی للّٰہی تعلق تھا۔ طویل عرصہ تک رسالہ "مصباح" کی ایڈیٹر رہیں اور ربوہ اور کینیڈا میں بہت سے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت پائی۔ خلافت احمدیہ کی فدائی تھیں۔

آپ مکرم ڈاکٹر مجیب الرحمٰن صاحب آف ورجینیا (امریکہ) کی والدہ تھیں اور ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب (امریکہ) اور منصور احمد شاہ صاحب (لندن) کی خوش دامنہ تھیں۔ بفضل خدا ساری اولاد جماعت سے اخلاص کا پختہ تعلق رکھتی ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 12- فروری 1999ء)

موت یقینی ہے اس لئے زندگی کو عبادتوں سے بھرنے کی کوشش کریں

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"پس یقین رکھیں کہ لازماً ایک خدا ہے جس نے آپ کو پیدا کیا ہے۔ آپ کو بے فکری کی حالت میں مزید زندگی نہیں گزارنی چاہئے۔ یہ جہالت ہے لاعلمی ہے۔ اور یاد رکھیں مرنا ضرور ہے۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ اگلے رمضان سے پہلے ہم سب لوگ زندہ رہیں گے۔ لازماً ہم میں سے وہ معین لوگ موجود ہیں جو اس وقت اس خطبے میں حاضر ہیں مگر بعید نہیں کہ ان کو اگلا خطبہ بھی نصیب نہ ہو۔ بعید نہیں کہ اگلے مہینے کا خطبہ بھی نصیب نہ ہو یا نمازیں نصیب نہ ہوں، اگلے سال کی بات تو بہت دور کی بات ہے۔ پس اس پہلو سے خدا تعالیٰ نے جو، یہ توجہ دلائی شروع میں کہ تم نے مرنا ہے، پیش ہونا ہے یہ خیال آپ کو تقویت بخشے گا اور نیکی کے ارادے کرنے میں آپ کی مدد کرے گا۔ جب موت کا وقت آ جائے گا پھر کچھ نہیں ہو سکے گا اور سب پر آنا ہے۔ اس لئے وہ لوگ جو دنیا کی زندگی سے خوش ہیں وہ سوچ کر تو دیکھیں کہ جب موت کا وقت آئے گا تو ایسی بے قراری ہو گی کہ کچھ پیش نہیں جائے گی۔ وہ چاہیں گے کہ ہم واپس ہوں تو پھر کچھ کریں لیکن اللہ تعالیٰ اس خیال کو رد فرما دے گا اور یہ ساری زندگی ہاتھ سے نکل جائے گی اور دارالجزاء آگے لامتناہی سامنے کھڑا ہو گا۔ تو مرنے سے پہلے کچھ کرو۔ اور موت کا نہ دن معین ہے نہ وقت معین ہے، اس لئے اپنی زندگی کو عبادتوں سے بھرنے کی کوشش کرو اور عبادت کے ساتھ ساتھ دوسری نیکیاں ضرور نصیب ہوتی ہیں اس لئے جب آپ نمازیں پڑھتے ہیں تو نمازوں کے ساتھ بنی نوع انسان ہمدردی میں خرچ کرنے کی بھی توفیق ملتی ہے، دوسری نیکیوں کی بھی توفیق ملتی ہے۔"

الفضل انٹرنیشنل 28- مارچ 1997ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 49

مامور من اللہ کی زبان مبارک سے پہلی نصیحت

حضرت مفتی محمد صادق صاحب بانی احمدیہ مشن امریکہ (ولادت 11- جنوری 1872ء وفات 13- جنوری 1957ء) حضرت امیر المومنین عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے تھے- آپ نے 31- جنوری 1891ء کو حضرت مسیح موعود کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا- آپ کا بیان ہے:-

"بیعت سے قبل حضرت مسیح موعود کے ساتھ ایک صبح سیر کے واسطے گاؤں سے باہر گیا- ان دنوں میں صرف ایک اور مہمان سید فضل شاہ صاحب تھے اور گول کمرہ مہمان خانہ تھا- سیر میں صرف ہم دو آدمی حضرت کے ساتھ تھے میں نے عرض کی کہ حضرت روحانی بیماریوں کا علاج کیا ہے- فرمایا موت کو یاد رکھنا- بہت سے امراض طولِ امل سے پیدا ہوتے ہیں جب انسان سمجھ لے اور یقین کرلے کہ میں نے مرجانا ہے تو پھر روحانی بیماریوں میں کم گرفتار ہوتا ہے یہ پہلی نصیحت ہے جو میں نے مامور من اللہ کے مونہہ سے سنی-

اللہ اللہ وہ کیا ہی مقدس چہرہ تھا اور اس کے مونہہ کے پاک کلمات کیسے پُر تاثیر ہوتے تھے مبارک ہیں وہ جنہوں نے پایا اور سمجھا اور پہچانا اور مانا اور قبول کیا اور حق قبولیت کا ادا کیا"

(اخبار بدر قادیان دارلامان 11- دسمبر 1913ء صفحہ 3)

دعوت حق کے لئے پُر حکمت طریق

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے قلم سے حضرت مسیح موعود کا اثر انگیز تذکرہ:-

"آپ کا یہ طریق تھا کہ حق کو آہستگی اور نرمی سے پھیلایا جاوے- حکیم محمد حسین صاحب نے جب مرہم عیسیٰ کے اشتہارات میں مسیح کے واقعہ صلیب سے بچنے اور وفات مسیح کا ذکر کرکے بہت سے اشتہارات چھوٹے اور بڑے اردو اور انگریزی میں چھپوائے اور انگریزوں کی گاڑیوں میں وہ اشتہار پھینکے تو ایک شور مچ گیا اور حکیم صاحب پر مقدمہ بن کر ان کو ایسے اشتہارات سے جج نے روک دیا تب حضرت صاحب نے فرمایا-

"اگر حکیم صاحب آہستگی اور نرمی سے اپنا کام کرتے چلے جاتے تو بیسیوں سال تک بھی ان کو کوئی نہ روکتا"

(بدر- قادیان -11- دسمبر 1913ء ص 8)

ایک دلچسپ تجربہ

حضرت امتہ الرحمٰن صاحبہ مجاہد انگلستان حضرت قاضی محمد عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی کی بڑی ہمشیرہ اور حضرت قاضی عبدالسلام صاحب کی خوشدامن تھیں جنہیں کئی سال حضرت مسیح موعود کے مقدس الدار میں رہنے اور خدمت کرنے کا شرف حاصل ہوا- آپ کا بیان حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کے قلم سے سپرد قرطاس کیا جاتا ہے- حضرت عرفانی صاحب تحریر فرماتے ہیں-

"ایک دن حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان...... گھر میں بے تکلفانہ طور پر یوں ہی ایک پرزہ کاغذ لے کر اس پر آنکھیں بند کرکے لکھ رہے تھے- کہ آیا اس طور پر ٹھیک لکھا جا سکتا ہے یا نہیں- چنانچہ جب وہ پرزہ کاغذ ردی کے طور پر پھینک دیا گیا- تو امتہ الرحمٰن صاحبہ نے وہ کاغذ اٹھا لیا- اور پھر بطور تبرک کے وہ کاغذ مجھے ملا- جس کو میں نے بہت عرصہ تک محفوظ رکھا- لیکن افسوس کے اب وہ کاغذ کہیں پس و پیش ہو گیا ہے- اور کچھ یاد نہیں رہا- کہ آیا کسی جگہ پڑا ہے- یا کوئی اور شائق اس کو لے گیا ہے- بہر حال مجھے یہ واقعہ اور اس کاغذ کی عبارت خوب یاد ہے- اس کاغذ پر حضرت اماں جان کے دست مبارک سے یہ عبارت مختلف مقامات پر لکھی تھی (1) "محمود میرا پیارا بیٹا ہے- کوئی اسے کچھ نہ کہے-" (2) "مبارک احمد بسکٹ مانگتا ہے-" اور ایک جگہ پر حضرت مسیح موعود کے دست مبارک سے اسی حالت میں لکھی ہوئی یہ عبارت تھی-

"انسان کو چاہئے کہ ہر وقت خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے- اور پنجوقت اس کے حضور دعا کرتا رہے-"

طرز تحریر کا یہ حال تھا- کہ حضرت اماں جان کے تحریر کردہ الفاظ کی ترتیب اور سطر بندی درست نہیں رہی ہوئی تھی- ہاں پڑھا بخوبی جاتا تھا- اور حضرت مسیح موعود کا خط چونکہ پختہ تھا- اس لئے باوجود آنکھ بند کرکے لکھنے کے بھی الفاظ واضح اور سطر بندی عام طرز تحریر کے قریب قریب تھی- قلم لوہے کا اور سیاہی انگریزی تھی"

(الحکم 28- جون 1939ء صفحہ 2)

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 26- فروری 1999ء

12-40	رات- جرمن سروس-
1-50	رات- چلڈرنز کارنر- تلفظ قرآن-
2-10	رات- فرام دی آرکائیوز- مجلس عرفان 16-2-84
3-15	رات- ہومیو پیتھی کلاس-
4-20	رات- عربی زبان سیکھئے-
4-35	رات- بجرے پھل-
5-00	رات- تلاوت- درس حدیث- خبریں-
6-00	صبح- چلڈرنز کارنر-
6-30	صبح- لقاء مع العرب-
7-35	صبح- کوئز تاریخ احمدیت-
8-00	صبح- اردو کلاس-
9-50	صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
11-05	دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں
12-05	دوپہر- چلڈرنز کارنر- تلفظ-
12-25	دوپہر- فرام دی آرکائیوز- مجلس عرفان 16-2-84
1-30	دوپہر- لقاء مع العرب-
2-40	دوپہر- اردو کلاس-
3-45	سہ پہر- کمپیوٹر سب کے لئے-
4-25	شام- بنگالی سروس-
5-05	شام- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
5-55	شام- درود شریف-
6-00	رات- خطبہ جمعہ- لائیو-
7-05	رات- ڈاکومنٹری-
8-00	رات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات- 21-2-99
8-35	رات- خطبہ جمعہ 26-2-99
9-50	رات- لقاء مع العرب-
11-05	رات- تلاوت- درس الحدیث-
11-30	رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 27- فروری 1999ء

12-40	رات- جرمن سروس-
2-00	رات- چلڈرنز کارنر-
2-15	رات- طبی معاملات- مسوڑھوں کے مسائل-
2-45	رات- خطبہ جمعہ 26-2-99
3-50	رات- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
5-00	رات- تلاوت- حدیث- خبریں-
5-40	رات- چلڈرنز کارنر-
5-55	صبح- لقاء مع العرب-
6-55	صبح- خطبہ جمعہ 26-2-99
8-00	صبح- اردو کلاس-
9-05	صبح- کمپیوٹر سب کے لئے-
9-45	صبح- فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات-
11-05	دوپہر- تلاوت- درس الحدیث- خبریں
11-50	دوپہر- چلڈرنز کارنر-
12-05	دوپہر- سرائیکی پروگرام- ترجمۃ القرآن کلاس- 27-3-94
1-10	دوپہر- طبی معاملات- مسوڑھوں کے مسائل-
1-45	دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژنورائٹی- احمدیت کی صداقت-
2-35	دوپہر- لقاء مع العرب-
3-45	سہ پہر- اردو کلاس-
5-05	شام- تلاوت- خبریں-
5-40	شام- ڈینش زبان سیکھئے-
6-05	رات- انڈونیشین پروگرام-
7-05	رات- بنگالی سروس-
8-00	رات- چلڈرنز کلاس-
9-15	رات- لقاء مع العرب-
10-15	رات- التفسیر الکبیر-
11-05	رات- تلاوت- درس الحدیث-
12-30	رات- اردو کلاس-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دریا دل

حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب بہت ہی دریا دل تھے- اور غریبوں اور ضرورت مندوں کی خدمت کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتے تھے- سڑک پر کوئی ضرورت مند مسافر دکھائی دیتا تو اسے منزل تک پہنچنے کا کرایہ دے دیتے کوئی میلے کپڑوں والا آدمی ملتا تو اسے صابن خریدنے کے لئے رقم عنایت فرما دیتے-

ایک دفعہ ایک دکان پر تشریف لے گئے- دکاندار سے حال پوچھا تو اس نے کہا کساد بازاری ہے- آپ نے سو روپے کا نوٹ اسے تھما دیا اور چل پڑے- ایک دوا بہت نایاب تھی اور خود ان کے لئے بھی کافی نہ تھی- ایک حاجت مند آیا اور سوال کیا تو آپ نے قریباً نصف شیشی اس کے حوالے کردی-

(سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب)

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ- قیمت 2 روپے 50 پیسے

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظہور احمد صاحب

امین الامت

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو عبیدہ عامرؓ بن عبداللہ بن الجراح القرشی الفہری، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قیام دارالارقم سے پہلے اسلام لائے۔ وہ ان دس خوش نصیبوں میں سے ہیں جنہیں آغاز میں اسلام قبول کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ قریش کے ظلم و ستم سے بچنے کے لئے جب مسلمانوں نے دوسری مرتبہ حبشہ کی جانب ہجرت کی تو آپ بھی ان میں شامل تھے۔

ابو عبیدہ غزوہ بدر میں شریک ہوئے اس جنگ میں ان کا سامنا اپنے مشرک والد سے ہوا مگر ابو عبیدہؓ ان کے سامنے سے ہٹ گئے۔ جب کئی مرتبہ ایسا ہوا تو انہوں نے اپنے باپ کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اور اس کا خاتمہ کر دیا۔

غزوہ احد میں حضرت ابو عبیدہؓ نازک حالات میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ حضرت ابو بکرؓ بیان کرتے ہیں کہ "احد کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر پتھر پھینکا گیا جس سے آپؐ کے خود کی دو کڑیاں رخسار مبارک میں گھس گئیں۔ میں آپ کی جانب بڑھا تو ایک آدمی بڑی تیزی سے مشرق کی سمت سے آیا۔ میں نے دل میں کہا کہ اے اللہ! یہ کوئی دشمن نہ ہو۔ میں قریب پہنچا تو وہ ابو عبیدہؓ بن الجراح تھے۔ انہوں نے کہا اے ابو بکر! خدارا پیچھے ہٹ جایئے اور مجھے حضورؐ کے چہرہ سے کڑیاں نکالنے دیجئے۔ میں ایک طرف ہو گیا۔ ابو عبیدہؓ نے اپنے دانتوں سے خود کی کڑی پکڑی اور اتنے زور سے کھینچی کہ اس کے نکلتے ہی خود نیچے گر پڑے اور ان کا ایک دانت بھی ٹوٹ گیا۔ پھر اسی طرح دوسری کڑی نکالی اور دوسرا دانت ٹوٹ گیا"۔

(طبقات ابن سعد)

فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جلو میں جو مہاجرین چل رہے تھے ان میں ابو عبیدہؓ سب سے آگے تھے۔ ہر لڑائی میں اسی طرح وہ رسولؐ اللہ کے ساتھ رہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ اہل یمن نے کتاب و سنت کی تعلیم کے لئے ایک شخص بھیجنے کی درخواست کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہؓ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ "یہ اس امت کے امین ہیں"۔ اور انہیں آج تک امین الامت کہا جاتا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں شام کی جنگیں چھڑیں تو انہوں نے ابو عبیدہؓ کی حربی صلاحیتیں استعمال کرنے کا فیصلہ کیا اور اسلامی لشکر کی قیادت ان کے سپرد کر کے انہیں حمص پہنچنے کا حکم دیا۔ ابو عبیدہؓ جابیہ پہنچ گئے، ان کے لشکر کی تعداد ساڑھے سات ہزار تھی۔

انہوں نے مسلمانوں کو یرموک میں اکٹھا کر کے مدینہ سے فوج طلب کی تو حضرت ابو بکرؓ نے خالدؓ بن ولید کو عراق سے یرموک پہنچنے کی تاکید کی۔

حضرت خالدؓ بن ولید یرموک پہنچے تو مسلمانوں کی مسرت کا کوئی ٹھکانا نہ تھا۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے دوسرے سالاروں کے مشورے سے اس معرکہ میں خالدؓ ہی کو سالار بنایا۔ اور خود قلب لشکر پر متعین تھے۔ خالدؓ نے رومیوں کے قلب پر ہلہ بول دیا اور ان کی پیادہ اور گھڑ سوار فوج کے درمیان پہنچ گئے۔ قلب پر یہ حملہ اس قدر زوردار تھا کہ شدید لڑائی کے بعد رومی بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے رومیوں کی پیدل فوج کے چھکے چھڑا دیئے اور یرموک کا انتہائی اہم معرکہ مسلمانوں کی فتح پر منتج ہوا۔

فتح یرموک کے بعد محاذ شام پر قیادت کا منصب پھر ابو عبیدہؓ کو سونپ دیا گیا۔ آپ بشیر بن کعب الحمیری کو یرموک چھوڑ کر دمشق اور جولان کے درمیان واقع صفر پہنچ گئے۔ یہاں انہیں اس قسم کی خبریں ملیں کہ روم کے شکست خوردہ فوجی فحل کے مقام پر جمع ہو رہے ہیں۔ ساتھ ہی یہ اطلاع بھی آئی کہ دمشق والوں کو حمص سے امداد پہنچ گئی ہے۔ آپ نے حضرت عمرؓ کو ساری صورت حال سے آگاہ کیا۔ ان کا جواب آیا کہ "دمشق سے آغاز کرو کیونکہ وہ شام کا قلعہ اور اس کا دارالحکومت ہے۔ گھڑ سوار فوج کو فحل میں رہنے دو تاکہ اہل فحل لڑائی میں مصروف رہیں۔ دمشق فتح ہو جائے تو فحل پہنچ جانا"۔

حضرت ابو عبیدہؓ مرج سے چل پڑے۔ ہراول فوج کے کمانڈر خالدؓ بن ولید تھے اور دونوں پہلوؤں پر عمروؓ بن العاص اور ابو عبیدہؓ خود تھے۔ گھڑ سواروں پر عیاضؓ بن غنم اور پیادہ پر شرجیلؓ بن حسنہ متعین تھے۔ دمشق پہنچ کر شہر کو گھیرے میں لیا گیا۔ ابو عبیدہؓ شہر کے ایک جانب تھے اور خالدؓ مشرقی دروازے پر۔ دیر تک دمشق کا شدید محاصرہ جاری رہا۔ مسلمانوں نے بار بار حملے کئے تیر اندازوں نے تیر برسائے اور منجنیقوں سے پتھر پھینکے۔ اہل شہر امداد مل جانے کی امید پر لڑ رہے تھے۔ مگر جب انہیں یقین ہو گیا کہ امداد نہیں پہنچ سکے گی تو ان میں شدید مایوسی پھیل گئی اور وہ ہمت ہار بیٹھے۔

اس دوران میں دمشق کے حاکم بطریق کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ ایک رات اہل شہر خوشیاں منا رہے تھے کہ حضرت خالدؓ نے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ اور ان کے ساتھی فصیل پر چڑھ گئے اور شہر کا دروازہ کھول دیا۔ رومیوں نے جب انہیں شہر میں داخل ہوتے دیکھا تو انہوں نے ابو عبیدہؓ سے صلح کی درخواست کی جو آپ نے قبول کر لی۔ یوں خالدؓ بزور شمشیر اور ابو عبیدہؓ صلح کے ذریعہ شہر میں داخل ہوئے۔

حضرت ابو عبیدہؓ نے یزید بن ابی سفیان کو دمشق میں چھوڑا اور خود فحل کی جانب روانہ ہو گئے۔ فحل کے معرکے میں اسلامی لشکر کو فتح حاصل ہوئی اور اس کے نتیجہ میں شرجیلؓ نے اردن فتح کر لیا۔ انہی دنوں یزید بن ابی سفیان نے دمشق کے ساحلی علاقے صیدا، عرقہ اور بیروت فتح کر ڈالے۔

اب ابو عبیدہؓ اور خالدؓ دیگر ساتھیوں کے ہمراہ حمص کی جانب بڑھے۔ مرج الروم کے مقام پر رومی فوج سے تصادم ہوا اور خالدؓ نے انہیں شکست دی۔ ابو عبیدہؓ حمص پہنچ گئے۔ یوں محاصرے کے بعد حماۃ شیزر اور لاذقیہ یکے بعد دیگر مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے، لاذقیہ کی فتح میں ابو عبیدہؓ نے انوکھا طریقہ اختیار کیا۔ انہوں نے شہر سے دور بڑے بڑے گڑھے کھدوائے۔ پھر اہل شہر پر ظاہر کیا کہ مسلمان لشکر واپس جا رہا ہے۔ مگر رات کی تاریکی میں واپس آ کر گڑھوں میں چھپ گئے۔ اگلی صبح شہر والوں نے دروازے کھولے اور کام کاج کے لئے باہر نکلے تو مسلمان فوج شہر میں داخل ہو گئی۔

اس کے بعد حضرت ابو عبیدہؓ نے خالدؓ کو قنسرین بھیجا۔ یہاں رومیوں کے ساتھ شدید لڑائی ہوئی اور رومی اس قدر کثیر تعداد میں قتل ہوئے کہ پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔ پھر جلد ہی حلب اور انطاکیہ بھی مسلمانوں کے قبضے میں تھے اور ان کے بعد جومہ، سرمین، مرتحوان، تیزین، قورس، تل عزاز، منبج، دلوک رعبان، مرعش اور حدث کے قلعے یکے بعد دیگرے فتح ہو گئے۔ ابو عبیدہؓ نے فرات تک شام کا علاقہ حاصل کر لیا تھا۔ یہاں مقامی حاکم مقرر کرنے کے بعد آپ فلسطین لوٹ گئے۔

جب ابو عبیدہؓ شام فتح کرنے کی زبردست جدوجہد کر رہے تھے۔ عمروؓ بن العاص فلسطین کے جہاد میں مصروف تھے۔ اب ابو عبیدہؓ بھی ان سے جا ملے اور ایلیاء یعنی بیت المقدس کا محاصرہ کر لیا۔ اہل شہر نے ہتھیار ڈالنے کے لئے یہ شرط عائد کی کہ حضرت عمرؓ خود آ کر صلح کا معاہدہ کریں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ تشریف لائے اور بیت المقدس فتح ہو گیا۔

ابو عبیدہؓ اب حمص واپس آ گئے۔ ان کا ارادہ روم کی طرف یلغار کرنے کا تھا مگر اسی دوران میں اہل جزیرہ نے شہنشاہ روم سے خط و کتابت کی اور اسے شام واپس لینے کے لئے فوجیں بھیجنے پر اکسایا اور اس سلسلہ میں اپنی معاونت کی پیشکش کی۔ یاد رہے کہ مشرقی شام پر مشتمل دجلہ اور فرات کا درمیانہ علاقہ جزیرہ کہلاتا ہے۔

حضرت ابو عبیدہؓ نے رومیوں اور ان کے حلیفوں کے جمع ہونے کی خبر سنی تو مسلمان فوج حمص میں اکٹھی کر لی۔ خالدؓ بھی قنسرین سے ان کے پاس آ گئے۔ ابو عبیدہؓ نے ان سے رومیوں کے بارے میں رائے طلب کی تو خالدؓ نے لڑائی کا مشورہ دیا۔ دوسرے کمانڈروں نے امداد آنے تک حمص میں رہنے کی صلاح دی۔ ابو عبیدہؓ نے اکثریت کی بات تسلیم کر لی اور حضرت عمرؓ کو ساری صورت حال لکھ بھیجی۔

حضرت عمرؓ نے دور دراز کے بڑے شہروں میں تیز رفتار گھڑ سوار دستے متعین کر رکھے تھے۔ کوفہ میں چار ہزار گھڑ سوار موجود تھے۔ اس محفوظ (ریزرو) فوج کے ذمہ یہ کام تھا کہ جب کسی جگہ مسلمانوں کو کوئی فوری خطرہ درپیش ہو، تو ان کی امداد کرے۔ حضرت عمرؓ نے حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کو لکھا کہ وہ قعقاع بن عمرو کی قیادت میں ایک لشکر فوراً حمص بھیجیں۔ ادھر سہیل بن عدی کو رقہ جانے کا حکم دیا تاکہ اہل جزیرہ کی خبر لے سکیں جنہوں نے رومیوں کو اکسایا تھا۔ اہل جزیرہ کو جب یہ معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے لشکر روانہ ہو گئے ہیں تو وہ اپنے شہروں کو لوٹ گئے تاکہ انہیں درپیش خطرے کا براہ راست سامنا کرنا پڑے۔ اب حمص کے گرد رومی تنہا رہ گئے تھے۔ اور قعقاع کے وہاں پہنچنے سے تین دن پہلے ہی مسلمانوں نے ان کفار سے جنگ کر کے باآسانی فتح حاصل کر لی تھی۔

اعلیٰ اخلاق کا ظہور

حضرت ابو عبیدہؓ کے چہرے پر گوشت کم تھا۔ داڑھی چھوٹی، قد لمبا اور سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے تھے۔ آپ اپنے سر اور داڑھی کے بال مہندی سے رنگتے تھے۔

حضرت ابو عبیدہؓ اعلیٰ اخلاق میں بے مثال تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس بات کی شہادت دی۔ صحابہؓ انہیں حضورؐ کے قول کے مطابق قوی امین کے لقب سے پکارتے تھے۔ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کن ساتھیوں کے ساتھ سب سے زیادہ محبت تھی۔ انہوں نے جواب دیا "ابو بکرؓ پھر عمرؓ اور اس کے بعد ابو عبیدہؓ بن الجراح" وہ ان دس اصحاب میں بھی شامل ہیں جنہیں دربار رسالت سے جنت کی خوشخبری دی گئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو حضرت عمرؓ بن الخطاب نے ان سے فرمایا۔ "رسول اللہ نے آپ کو اس امت کا امین قرار دیا تھا۔ اپنا ہاتھ پھیلائیے تاکہ میں آپ کی بیعت کروں"۔ ابو عبیدہؓ نے کہا کیا آپ میری بیعت کریں گے حالانکہ الصدیق اور ثانی اثنین ہمارے درمیان ہیں"۔ عمرؓ اور ابو عبیدہؓ یہ بات کر رہے تھے کہ انہیں انصار کے سقیفہ بنو ساعدہ میں جمع ہونے کی اطلاع ملی۔ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ کو حضرت عائشہؓ کے گھر سے بلوا بھیجا۔ سقیفہ پہنچنے پر حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا "کیا بات ہے؟" انصار نے کہا کہ "ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ میں سے" حضرت ابو بکرؓ نے جواب دیا کہ "ہم میں سے امیر ہو گا اور تم وزیر ہو گے" پھر کہا کہ "یہ دو افراد عمرؓ اور امین الامت ابو عبیدہؓ موجود ہیں، ان میں سے کسی کی بیعت کر لو"۔

اور وہ دونوں بول اٹھے کہ ابو بکرؓ کی موجودگی میں کسی اور کو فضیلت حاصل نہیں۔ یہ کہہ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ کی طرف بیعت کے لئے ہاتھ بڑھا دیئے۔ ابوعبیدہؓ نے بھی ایسا ہی کیا۔ پھر مہاجرین و انصار سب نے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کر لی۔

حضرت ابوبکرؓ نے ابوعبیدہؓ کو بیت المال کی نگرانی سونپی۔ آپ ہی نے حضرت ابوبکرؓ کے لئے عام مہاجرین کی مانند وظیفہ مقرر کیا اور انہیں معاش سے بے نیاز کر کے امور حکومت کے لئے فارغ کر دیا۔

حضرت ابوبکرؓ نے انہیں شام کے محاذ پر قیادت کی ذمہ داری سونپی۔ جنگ یرموک کے موقع پر خالدؓ کو شام بھیجا تو قیادت بھی ان کے سپرد کر دی۔ لیکن حضرت عمرؓ نے انہیں پھر خالدؓ کی جگہ قیادت کا منصب عطا کر دیا۔ ابوعبیدہؓ نے خالدؓ کو ان کی معزولی سے فوراً آگاہ نہ کیا مگر جب خالدؓ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے لوگوں سے کہا کہ "اس امت کے امین کو تمہارا سالار بنایا گیا ہے" ابوعبیدہؓ نے بھی خالدؓ کی تعریف کی اور کہا کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ خالد اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار ہیں"۔ دونوں ہی جرنیل عہدے اور منصب کے لالچ سے بالاتر تھے۔

حضرت ابوعبیدہؓ کو متاع دنیا کی حرص نہ تھی۔ حضرت عمرؓ نے انہیں ایک مرتبہ چار ہزار درہم اور چار سو دینار بھیجے۔ انہیں بہت رنج ہوا اور وہ فوراً تقسیم کر دیے۔ حضرت عمرؓ شام آئے تو فوج کے افسروں سے ملنے کے بعد پوچھا "میرا بھائی کہاں ہے" انہوں نے کہا کون؟ فرمایا "ابوعبیدہؓ" تھوڑی دیر بعد حضرت ابوعبیدہؓ اونٹنی کی رسی تھامے ہوئے آئے تو حضرت عمرؓ ان کے ہمراہ ان کی جائے قیام پر تشریف لے گئے۔ ان کے پاس تلوار اور ڈھال کے سوا کچھ نہ تھا۔ حضرت عمر نے کہا کہ "اگر آپ کچھ سامان رکھتے تو بہتر تھا" ابوعبیدہؓ نے یہ کہہ کر عمرؓ کو رلا دیا کہ "یہ جلد ہی نیند کے بعد ہمیں مل جائے گا"۔

ابوعبیدہؓ تقویٰ اور اخلاص کی عظیم منزل پر تھے۔ شام میں طاعون پھیلنے کے بعد حضرت عمرؓ مدینہ لوٹنے لگے تو ان سے کہا کہ آپ اللہ کی تقدیر سے بھاگتے ہیں"۔ حضرت عمرؓ نے جواب دیا "ہاں! میں اللہ کی تقدیر سے اللہ کی تقدیر کی جانب فرار ہو رہا ہوں"۔

حضرت عمرؓ کے اس بلیغ قول کا مطلب یہ تھا کہ اگر اللہ کی تقدیر یہ ہے کہ بعض لوگ یہاں طاعون کا شکار ہوں گے تو یہ بھی اللہ کی تقدیر ہے کہ لوگ احتیاطاً کسی اور جگہ جا کر طاعون سے محفوظ رہیں۔

ابوعبیدہؓ طاعون میں مبتلا ہوئے تو فرمایا کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو طاعون سے مر جائے وہ شہید ہے اور جو پیٹ کے مرض سے مرے وہ شہید ہے، جو ڈوب کر مرے وہ شہید ہے، جو جل کر مرے وہ شہید ہے اور جو دب کر مرے وہ شہید ہے، جو عورت زچگی کی حالت میں مرے وہ شہید ہے اور جو نمونیہ سے مرے وہ شہید ہے"۔

حضرت ابوعبیدہؓ نے طاعون ہی کے ذریعہ سے شہادت کا شرف حاصل کیا۔ ان کے اہل خاندان بھی اسی مرض کا شکار تھے۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے اٹھارہ ہجری میں وفات پائی۔ اس وقت ان کی عمر اٹھاون برس تھی۔ ان کی قبر عمواس میں ہے جو رملہ سے چار میل دور ہے اور یہاں سے بیت المقدس دکھائی دیتا ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ آپ کی قبر فحل یعنی اردن میں ہے۔ ابوعبیدہؓ کی وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکرؓ کی رحلت کے بعد مسلمانوں کے لئے سب سے بڑا صدمہ تھی۔

ابوعبیدہؓ فقیہہ دین تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کے ہمراہ انہی کو بھیجا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے چودہ احادیث روایت کی ہیں۔ وہ ان چند صحابہ میں سے تھے جو فتویٰ دیتے تھے۔ انہیں قرآن مجید جمع کرنے کا بھی شرف حاصل ہے۔

حضرت ابوعبیدہؓ اخلاق حسنہ، پختگی ایمان اور اخلاص کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ حضرت عمرؓ اکثر کہا کرتے تھے کہ "ابوعبیدہؓ پر کوئی امیر نہیں ہو سکتا" اور اپنے آخری وقت میں انہوں نے تمنا کی کہ کاش "ابوعبیدہؓ زندہ ہوتے تو میں کسی سے مشورہ کئے بغیر انہیں اپنا جانشین بنا دیتا اور اگر اللہ تعالیٰ مجھ سے اس بارہ میں پوچھتا تو میں کہہ دیتا کہ میں نے آپ کے نبی کی زبان سے سنا ہے کہ یہ اس امت کے امین ہیں"۔

ایک عظیم سپہ سالار

حضرت خالدؓ بن ولید کی شہرت ان جنگوں کی وجہ سے ہے جو انہوں نے عراق اور شام میں لڑیں، حضرت ابوعبیدہؓ کی شہرت کا باعث وہ حلم، شفقت، وسعت قلبی، امانت، سچائی اور اسلام کی محبت ہے جس سے اہل شام کو سابقہ پیش آیا۔ اس وجہ سے وہ ابوعبیدہؓ سے محبت کرتے تھے اور شام کے اکثر شہروں نے مقابلہ کرنے کی بجائے ان سے صلح کر لی۔

حضرت ابوعبیدہؓ کو انہی قائدانہ صلاحیتوں کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شیخینؓ کے دور میں قیادت کا منصب عطا ہوا۔ وہ اپنے عقیدے میں نہایت پختہ تھے اور توہمات کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دیتے تھے۔ نہایت ذہین اور فطین تھے۔ جنگی پالیسی بنانے میں نہایت ہوشیاری سے کام لیتے تھے۔ اپنے سپاہیوں کا برابر خیال رکھتے اور خطرات کے وقت خود پیش پیش رہتے۔

حضرت ابوعبیدہؓ نہایت سنجیدہ قائد تھے اور حضرت عمرؓ کے بقول جنگ کے لئے سنجیدہ اشخاص ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ وہ نہایت فرمانبردار سپہ سالار تھے۔ اور احکامات انتہائی امانت اور خلوص سے نافذ کرتے۔ یرموک کے بعد آپ اپنی جگہ سے حضرت عمرؓ کا حکم آنے تک نہ ہلے۔

وہ جنگ میں پہل کرنے سے گریز کرتے حالانکہ یہ بات ان کے بعض پرجوش سپاہیوں کو پسند نہ تھی۔ حضرت معاذؓ بن جبل تک جب یہ بات پہنچی کہ محاصرہ دمشق کے دنوں میں بعض شامیوں نے ابوعبیدہؓ پر خالدؓ کو ترجیح دی تو بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ "وہ ابوعبیدہؓ کے متعلق ایسا گمان کیوں رکھتے ہیں حالانکہ سینۂ زمین پر ان سے بہتر کوئی شخص نہیں"۔

حضرت معاذؓ کی اس بات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کبار صحابہ کے نزدیک ابوعبیدہؓ کا مقام کیا تھا اور وہ ان پر کس قدر اعتماد کرتے تھے۔

حضرت ابوعبیدہؓ ان کمانڈروں میں سے تھے جو ہر مرحلے پر اپنے ساتھیوں سے مشورہ کرتے ہیں۔ رومیوں نے شام کا علاقہ واپس لینے کے لئے فوجیں اکٹھی کیں تو انہوں نے اپنے ساتھیوں سے صلاح لی اور اکثریت کی رائے تسلیم کر کے حمص میں قلعہ بند ہو گئے۔

وہ نہایت دور اندیش تھے اور ہر قسم کے امکانات اپنی نگاہ میں رکھتے تھے۔ اسی وجہ سے دشمن کسی بھی موقع پر مسلمانوں کو نقصان نہ پہنچا سکا۔ ان کی گفتگو سپاہیوں کے دلوں میں گھر کر لیتی۔ چھاؤنیوں کا گشت کرتے تو انہیں نیک عمل کرنے پر ابھارتے اور برائیوں سے دور رہنے کی تلقین کرتے۔ وہ اپنے سپاہیوں پر بھروسہ کرتے اور سپاہیوں کو بھی سپہ سالار پر بے پناہ اعتماد تھا۔

حضرت ابوعبیدہؓ جلد باز نہ تھے۔ صحیح وقت پر درست فیصلہ کرتے چونکہ پختہ ارادے کے مالک تھے، اپنا فیصلہ نافذ کرتے اور پھر فتح یا شکست کسی بھی صورت میں اس سے نہ پھرتے۔ انہیں صورت حال کے مطابق حکمت عملی اختیار کرنے میں بڑا ملکہ حاصل تھا۔ انہوں نے محاصرہ دمشق کے دوران میں رومی فوجوں کو مصروف رکھنے کے لئے فحل میں کچھ فوج بھیج دی اور فتح دمشق کے بعد پوری قوت سے فحل جا پہنچے۔ اسی طرح انہوں نے اس رومی فوج کی سرکوبی کے لئے جو دمشق جا رہی تھی خالد کو بھیجا۔

پس یہ تھے فاتح شام، امین الامت ابوعبیدہؓ بن الجراح جنہوں نے اپنی زندگی کے آخری سانس تک جہاد کیا۔ تلوار ان کا کچھ نہ بگاڑ سکی۔ مرض طاعون سے انہیں شہادت نصیب ہوئی۔

مرسلہ انتصار احمد نذر صاحب مہتمم وقار عمل

مثالی وقار عمل کے خوشکن نظارے

مجلس خدام الاحمدیہ کو اپنی ابتداء ہی سے وقار عمل کے ذریعہ خصوصی خدمات بجالانے کا موقعہ ملتا رہا ہے اور اب بھی وقار عمل کے ذریعہ سے خدام ہر قسم کی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش رکھتے ہیں۔ اس شعبہ کا مقصد خدام میں اپنے ہاتھ سے کام کرنے کا جذبہ پیدا کرنے اور کسی بھی کام کو اپنے لئے حقیر سمجھنے کا احساس ختم کرنا ہے۔ ہر سال مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان دسمبر کے اواخر میں پاکستان بھر میں مثالی وقار عمل کا انعقاد کرتی ہے۔ 13۔ دسمبر 1998ء کو پاکستان بھر میں مثالی وقار عمل منعقد کرنے کا پروگرام طے کیا گیا۔ تمام مجالس، اضلاع اور علاقہ جات کو سرکلرز کے ذریعہ اس پروگرام سے مطلع کیا گیا۔ خدا کے فضل سے مجالس اور اضلاع کو بھرپور پروگرام منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ 13۔ دسمبر کو شدید سردی اور دھند تھی لیکن خدام بصد شوق وقار عمل کی جگہوں پر حاضر ہوئے اور مزدوروں کی طرح کام کر کے یہ ثابت کیا کہ وہ ہر قسم کی خدمات کے لئے ہروقت کمربستہ ہیں۔

امسال خاص طور پر اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ بیوت الذکر کی صفائی اور تزئین کے علاوہ بھی ایسے کام کریں جن سے مخلوق خدا کا بھلا ہو۔ مثلاً خراب اور ناہموار راستے اور سڑکیں ٹھیک کی جائیں، راستوں کی رکاوٹیں دور کی جائیں وغیرہ۔

خدا کے فضل سے اس پہلو سے بعض نمایاں کام ہوئے متعدد جگہوں پر بیوت الذکر کی صفائی اور تزئین کی گئی۔ سڑکوں اور راستوں کی مرمت کی گئی قبرستانوں کی صفائی کی گئی نیز ماحول کی صفائی اور درستگی کا خاص اہتمام کیا گیا۔ چند نمونے پیش ہیں۔

خدا کے فضل سے مرکز کے اس پروگرام کی بھرپور رنگ میں تعمیل کی گئی۔ اب تک 247 مجالس سے تفصیلی رپورٹس مل چکی ہیں۔ ابھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

آمدہ رپورٹس کے مطابق مجموعی طور پر پاکستان بھر میں وقار عمل میں 785 گھنٹے کام ہوا اور 6426 خدام ان میں شامل ہوئے۔

سب سے زیادہ رپورٹس سڑکوں اور گذرگاہوں کی صفائی اور درستگی وغیرہ کے متعلق موصول ہوئیں۔

بہت سی بیوت الذکر میں خدام نے سفیدی کی اور ڈسٹمپر کیا۔

ضلع عمرکوٹ کی 7 مجالس کے خدام نے 144 میٹر لمبی سڑک بنائی۔

بہت سی مجالس نے قبرستانوں میں قبروں کی درستگی وغیرہ کے کام کئے۔

ضلع میرپور آزاد کشمیر کے باہمت نوجوانوں نے 40 میٹر لمبی اور 4 میٹر چوڑی سڑک بنائی۔

جہلم شہر میں خدام نے 100 فٹ لمبی گلی میں سولنگ لگائی۔

کراچی میں ڈرگ کالونی کے خدام نے اوور ہیڈ ناتھا خان برج کی صفائی کی۔

حافظ آباد کے ضلعی مثالی وقار عمل میں 35 خدام و اطفال سائیکلوں پر پہنچے۔

کوئٹہ کے خدام نے ایک غریب بستی میں جا کر صفائی کی اور انہیں گندگی سے نجات دلائی۔

غیراز جماعت احباب کے دلچسپ تبصرے

1۔ گلشن پارک لاہور میں خدام نے راستے کو صاف کیا تو لوگوں نے کہا "آپ نے ہمارا بڑا مسئلہ حل کر دیا، آپ کی مہربانی"

2۔ خدام نے گلشن جامی کراچی کی سڑک کے گڑھے پر کئے تو ایک شخص نے کہا۔ "دیکھو جن کو تم برا بھلا کہتے ہو کس طرح نیکی کا کام کر رہے

باقی صفحہ 6 پر

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیوڈاکٹرلیاقت علی خان صاحب

ایمرجینسی اور ہومیوپیتھی

آج ہر کسی کو معلوم ہے کہ ہومیو پیتھک طریقہ علاج نہ صرف یہ کہ تمام طریقہ ہائے علاج میں سے ممتاز طریقہ علاج ہے۔ بلکہ یہ طریقہ علاج سہل۔ نرم۔ دیرپا اور مفید ترین طریقہ علاج ہے۔ جس کے خالق بقراط ثانی ڈاکٹر سموئل ہانمن نے اپنی 88 سالہ زندگی میں بار بار تجربات کے بعد اس کے اصول و ضوابط طے کئے اور گوناگوں مصیبتیں برداشت کر کے اپنی اس انوکھی ایجاد کو مشتہر کیا۔

اگر ہم اس عجیب و غریب ایجاد کی تفصیل کو پرکھیں تو قطرے میں سمندر کا سماں سامنے ہے اور اگر ہم اس طریقہ علاج کی جامعیت پر غور کریں تو ایک دریا ہے جو کوزہ میں بند ہے اور اگر ہم اس طریقۂ علاج کے موجد کے اعتماد کا جائزہ لیں تو آپ فرماتے ہیں کہ

"ہومیوپیتھک ڈاکٹر تو فیل ہو سکتا ہے لیکن ہومیوپیتھی ہرگز فیل نہیں ہو سکتی" اور اگر آپ کی زندگی بھر کی دوڑ دھوپ پر آپ کے بھرپور اعتماد کو جو آپ کے آخری الفاظ سے واضح ہے کہ "میں اس دنیا میں بے کار زندہ نہیں رہا" پر غور کریں تو اس طریقہ علاج کی اہمیت اور بھی واضح ہوتی چلی جاتی ہے۔

جیسا کہ عنوان مضمون سے ظاہر ہے کہ "ایمرجینسی اور ہومیوپیتھی" یہ مضمون اس قدر وسیع اور لامحدود ہے کہ اسے اس ایک نشست میں بیان کرنا ناممکنات میں سے ہے کیونکہ یہ مضمون تقریباً تمام بیماریوں پر احاطہ کئے ہوئے ہے۔ جس میں ایسی تمام بیماریاں یا تکلیفیں شامل ہیں جو کہ پرانی اور ضدی امراض کا نتیجہ ہوں۔ اتفاقی حادثات کی وجہ سے ہوں۔ یا حاد امراض کی تکلیفیں ہوں جو آندھی اور طوفان کی طرح اس شدومد سے ظاہر ہوں کہ مریض کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو جائے۔ اور ایسی تکلیف دہ صورت میں بیمار کو آرام پہنچانے کے لئے فوری عمل کی ضرورت ہو۔ خواہ وہ مریض:۔

1۔ آگ۔ پانی۔ گیس یا تیزاب سے جلا ہوا ہو۔ یا

2۔ پرانی ضدی بیماری کی وجہ سے نزع کی سی حالت ہو چکی ہو۔ یا

3۔ دل کے درد یا دل کی کسی بھی تکلیف کی وجہ سے مریض بے چین ہو۔ یا

4۔ مرگی کے دورہ سے مریض تڑپ رہا ہو۔ یا کسی بھی وجہ سے بے ہوش ہو چکا ہو۔

الغرض۔ کسی بھی وجہ سے مریض کی زندگی خطرے میں ہو اور اسے فوری امداد اور دوا کی ضرورت ہو تو یہی ایمرجینسی ہے۔

جیسا کہ اکثر سننے میں آیا ہے کہ ہومیوپیتھک ادویات سے فوری افاقہ نہیں ہوتا اور لمبا علاج کرنا پڑتا ہے۔ اسی لئے اکثر مریض ایک ڈاکٹر کو چھوڑ کر دوسرے ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتے ہیں اور شفا کی تلاش میں دربدر کی ٹھوکریں کھاتے پھرتے ہیں۔ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے اور ہومیو علاج دنیا بھر میں واحد طریقہ علاج ہے جس میں صرف دوا کی ایک خوراک سے صحت بحال ہو سکتی ہے جبکہ یہ صفت کسی اور طریقہ علاج میں نہیں اور بقول شاعر ؎

وقت کی آواز سن لو ہر طرف چرچا ہے آج
ہر مرض کا ہومیو پیتھی میں ہے شافی علاج

لیکن یاد رہے کہ ہومیو معالج کو صحیح معنوں میں اپنے مریض کی شفایابی کا خیال ہے تو اسے بہت محنت و مشقت کرنا پڑے گی اور دواؤں کی خصوصی اور نادر علامات کو اپنے ذہن میں نقش کرنا ہو گا۔ تب کہیں جا کر وہ پیچیدہ و غیر پیچیدہ کیسوں میں فی البدیہہ نسخہ تجویز کر سکے گا۔ لیکن جو مشاہدہ میں آیا ہے وہ یہ ہے کہ آج کا ڈاکٹر محنت و مشقت سے بچنے کے لئے آسان سے آسان نسخوں کی تلاش میں رہتا ہے اور یہ بھی چاہتا ہے کہ مریض کو کلّی شفا ہو جائے۔ جو کہ ناممکن ہے۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد اب میں اپنے اصل مضمون کی طرف آتا ہوں جس میں مزے کی بات یہ ہے کہ ایمرجینسی کے موقع پر استعمال کے لئے ہومیوپیتھک ادویات کی تعداد کچھ زیادہ نہیں۔ بلکہ اتنی محدود ہے کہ انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے۔ یوں تو ہر ہومیوپیتھک دوا اپنی علامات کے ساتھ نہایت اہم ہے اور بطور ایمرجینسی استعمال ہو سکتی ہے اور اگر

نمبر1۔ علامات کے مطابق مناسب پوٹینسی میں اور مناسب وقفہ سے دی جائے تو معجزاتی شفا سے ہمکنار کرتی ہے۔

نمبر2۔ ایسے موقع پر قطع نظر اس کے کہ مریض کس مزاج سے تعلق رکھتا ہے آپ موقع کی مناسبت سے تجویز شدہ دوا بلا خوف و خطر تینوں مزاجوں کی پرواہ کئے بغیر استعمال کروا سکتے ہیں۔

نمبر3۔ رہا مسئلہ پوٹینسی کا کہ کونسی پوٹینسی میں دوا استعمال کروائی جائے جس کا کہ آج تک کوئی حتمی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ بہرحال ایسے کیسوں میں مستند ہومیوڈاکٹرز کی رائے کے مطابق اور جو 12 سالہ پریکٹس کے دوران میرے ذاتی تجربہ میں آیا ہے چھوٹی پوٹینسی یا جو بھی پوٹینسی اس موقع پر آپ کو میسر ہو استعمال کروائی جا سکتی ہے اور جلد جلد دھرائی جا سکتی ہے۔

نمبر4۔ ایمرجینسی کے موقع پر دوا کا استعمال مریض کی حالت کے مطابق۔

نمبر1۔ منہ کے ذریعہ کھلا کر۔

نمبر2۔ ناک کے ذریعہ سونگھا کر۔

نمبر3۔ اگر مریض منہ کے ذریعہ لمبے لمبے سانس لے رہا ہو تو دوا کے قطرات کسی صاف رومال پر ڈال کر مریض کے منہ کے پاس رکھ کر۔

نمبر4۔ اور جلد پر مساج کے ذریعہ بھی دوا کے اثرات مریض تک پہنچائے جا سکتے ہیں۔

الغرض مریض کو فوری امداد دے کر جس سے کہ اسے آرام مل سکے مثلاً تکلیف کی حالت میں

نمبر1۔ مریض کو مناسب جگہ اور مناسب طریق سے لٹانا۔ بٹھانا۔ اور مناسب ہوا کا بندوبست کرنا۔

نمبر2۔ اگر کوئی ہڈی وغیرہ ٹوٹ چکی ہو تو عارضی طور پر مناسب طریق سے باندھنا۔

نمبر3۔ خون بہہ رہا ہو تو اسے فوری طور پر بند کرنا۔

نمبر4۔ زخم کی صورت میں زخم کو جراثیم سے بچانے کی تدابیر کرنے کے بعد دوا کا استعمال شروع کر دینا چاہئے۔

آج میں نے وقت کی مناسبت سے ان چند ادویات کو پیش کرنے کے لئے چنا ہے جن پر کہ ایسے مواقع پر ہومیوپیتھی زیادہ انحصار کرتی ہے اور جو میری آزمودہ ہیں اور ان کے استعمال سے میں نے فوری نتائج حاصل کئے ہیں۔ آیئے تو سب سے پہلے کاربوویج کو لیں۔

کاربوویج

اگر آپ مریض کو ایسی حالت میں پائیں کہ وہ بے حس و حرکت پڑا ہو جیسے مردہ ہے اور سطح جسم ٹھنڈی ہو۔ گھٹنے۔ ناک۔ کان۔ سانس۔ زبان و چہرہ سب ٹھنڈے ہوں اور سارے جسم پر ٹھنڈا پسینہ ہو اور باوجود اس کے کہ سارا جسم برف کی طرح ٹھنڈا اور سرد ہو چکا ہو۔ جلد نیلی اور سبز ہو چکی ہو اور مریض متواتر تازہ ہوا اور پنکھے کی خواہش کرتا ہو تو یہ جان لیں کہ مریض کو آکسیجن کی ضرورت ہے۔ اور بلا شبہ یہ ایک مایوس کن حالت ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی بھی دوا مردے زندہ نہیں کر سکتی خواہ موت سے پہلے کسی دوا کی کتنی ہی واضح علامات ظاہر ہوں۔ لیکن یاد رکھیں ایسی مایوس کن حالت میں کاربوویج۔ ہی واحد دوا ہے جس کے ذریعہ ٹمٹاتی اور بجھتی ہوئی شمع کو روشن رکھا جا سکتا ہے۔

وراٹرم البم

تمام بدن برف کی طرح ٹھنڈا۔ ہاتھ' پاؤں ٹھنڈے۔ چہرہ ٹھنڈا اور ٹھنڈے پسینہ سے تر۔ جلد ٹھنڈی اور جھریاں پڑی ہوئی ایسی کہ چٹکی سے جلد کو کھینچا جائے تو شکنیں پڑی رہ جائیں۔ کمر ٹھنڈی۔ چہرے پر مرونی چھائی ہوئی۔ زبان کی نوک نکلی ہوئی۔ اس درجہ انحطاط پر پہنچے ہوئے مریض جس کے قویٰ تیزی سے جواب دے رہے ہوں کو "وراٹرم البم" کے بروقت استعمال سے شفایاب کیا جا سکتا ہے۔

کیمفر

حالت نزع کی مکمل تصویر۔ اینٹھن۔ پژمردگی۔ روح حیوانی کی اچانک اور مکمل پستی۔ بکثرت پسینہ۔ سارا بدن ٹھنڈا نیلا۔ ہونٹ نیلے۔ اگرچہ مریض سردی محسوس کرتا ہے اور بیرونی طور پر سرد ہوتا ہے لیکن پھر بھی بدن پر کپڑا اوڑھنا پسند نہیں کرتا ایسی حالت میں 30 پوٹینسی میں 15-15 منٹ کے وقفہ سے 3 یا 4 خوراکیں دیں اور اس عظیم دوا کی اثر پذیری کا مشاہدہ کریں۔

آرسینک البم

شدید کرب اور بے قراری حتیٰ کہ مریض غنودگی میں بھی کراہے کروٹیں بدلے اچانک ضعف و ناتوانی۔ شدید پیاس مگر گھونٹ گھونٹ پیئے اور موت کا خوف اس درجہ پر کہ مریض سمجھے کہ دوا کھانا ہی بے کار ہے کیونکہ مرتو جانا ہی ہے۔ ایسی حالت میں اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا کہ مرض کیا ہے پہلی دوا۔ آرسینک البم ہے۔ جس کے استعمال سے مریض تمام تکالیف بخوبی برداشت کرے گا۔ اس کی بے چینی میں کمی ہو گی اور سوائے اس کے کہ موت مقدر ہو مریض تیزی سے صحت کے راستہ پر گامزن ہو جائے گا۔

ایکونائیٹ

ایسی بیماریاں جو اچانک سخت سردی لگ جانے سے یا انتہائی گرم موسم میں گرمی لگنے سے نمودار ہوں۔ یا اتنی شدت سے آئیں کہ بیمار کے دل کی دھڑکن اس قدر بڑھ جائے کہ شدید ہیجان اور موت کا خوف مریض کے چہرہ سے نظر آئے اور مریض اپنے مرجانے کی پیشگوئی اور وقت تک کا تعین کرے جبکہ چہرہ سرخ، چمکدار آنکھیں۔ سخت پیاس کے ساتھ مریض متواتر حرکت کرنا چاہے اور سر کو ادھر ادھر پٹکے اور موت کا خوف غالب ہو تو یہ سب مجموعہ علامات۔ ایکونائیٹ۔ کے زہر کی ہی طلبگار ہیں۔

چائنا

خون کا سیلان جسم کے کسی بھی مخرج سے۔ خواہ زخموں سے ہو رحم سے۔ آنتوں سے۔ پھیپھڑوں سے یا ناک سے کثیر مقدار میں خون بہہ جانے کی صورت میں مریض بے حسی اور غشی کی سی حالت تک پہنچ جائے۔ یا رطوبات زندگی ضائع ہو جانے سے۔ سیلان رحم سے۔ دودھ پلانے سے۔ بکثرت پسینہ آنے سے بکثرت قے اور دستوں سے زخموں سے بکثرت مواد اور خون نکلنے سے یا مادہ منویہ ضائع ہو جانے سے مکمل کمزوری اور مردنی کی سی کیفیت ہو جانے کی صورت میں ایک ہومیوپیتھ کے پاس "چائنا" ایک سچا دوست ہے جسے بار بار دے کر یہاں تک کہ دوا کا رد عمل مستقل ہو جائے۔ مریض کی صحت بحال کی جا سکتی ہے۔

کریٹیگس

یہ دوا دل کی تکالیف میں قابل قدر اور لاثانی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ اسی لئے اسے معالج "ہارٹ ٹانک" کے نام سے پکارتے ہیں۔ معمولی محنت سے دل میں درد یا کوئی تکلیف ہو جائے تو اسے فوراً استعمال کرنا چاہئے جبکہ یہ دوا دل کے جملہ عوارض۔ نمبر1۔ دل کے بڑھ جانے۔ نمبر2 متورم ہو جانے نمبر3 تحلیل یا فیل ہو جانے۔ اور اعصابی دھڑکن جب کہ دل کی رفتار حد سے زیادہ بڑھ جائے تو مفید ترین دوا ہے اور خاص طور پر "ہارٹ فیلیور" یعنی دل کے یکدم رک جانے میں اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔

ایمائیل نائٹریٹ

جہاں دل کے فعل میں نمایاں کمی ہو جائے۔ خواہ وہ شریانوں یا رگوں کے سکڑ جانے کی وجہ سے ہو۔ دل کے درد۔ دمہ کے دوروں۔ سکتہ، بے ہوشی۔ مرگی کے دوروں اور تشنج کی حالت میں "ایمائیل نائٹریٹ" سونگھائیے اور اس کی جادو اثر تاثیر کا مشاہدہ کیجئے۔ میں نے ایمائیل نائیٹریٹ کو دل کی گھٹن۔ دل کے درد والے مریضوں۔ مرگی کے دوروں کی حالت اور بے ہوشی کی حالت میں مریضوں کو سونگھا کر فوری نتائج حاصل کئے ہیں۔ جبکہ اس کے سونگھنے سے دل کا درد فوراً رفع ہوا۔ گھٹن جلد ہی ختم ہو گئی۔ مرگی کے مریض کا دورہ جلد ہی ختم ہو گیا۔ بے حسی و بے ہوشی بھی آناً فاناً دور ہو گئی۔ گو کہ اس دوا کا اثر عارضی ہے لیکن ایمرجینسی استعمال کے لئے لاجواب دوا ہے۔

ہائیڈروسیانک ایسڈ

نبض کمزور اور ناقابل محسوس۔ نازک حالت۔ اندر اور باہر سے مریض سنگ مرمر کی طرح ٹھنڈا ہو چکا ہو۔ اور مریض کی زندگی کا بالکل آخر دکھائی دے رہا ہو۔ تشنج یا تشنجی دورے ہو رہے ہوں سانس رک رک کر آئے۔ دانت بیٹھ جائیں۔ منہ پر جھاگ اور منہ نیلا لیکن جسم پر بھی نیلے دھبے دکھائی دیں تو اسی حالت میں وثوق سے "ہائیڈروسیانک ایسڈ" بڑی پوٹینسی میں استعمال کروائیں اور لمحوں میں ہومیوپیتھی کی اکسیری طاقتوں کا مشاہدہ کریں۔

اوپیم

چہرہ سیاہی مائل سرخ۔ پھولا ہوا۔ آنکھیں خون کی طرح لال اور ادھ کھلی ہوئیں۔ جلد جسم گرم پسینہ سے تر۔ گہری مدہوشی اور سانس میں رکاوٹ اور بہت خطرناک خرخراہٹ۔ مریض میں حیاتیاتی ردعمل معلوم ہی نہ ہوتا ہو تو یہ حالت ہومیوپیتھک قانون کے مطابق "اوپیم" کی ہی نشاندہی ہے۔

ان کے علاوہ اینٹم ٹارٹ۔ آرنیکا وغیرہ کا بھی برمحل استعمال کر کے بہت سی ناگہانی تکالیف سے مریضوں کو بچایا جا سکتا ہے۔

نوٹ۔ احمدیہ ہومیوپیتھک ریسرچ ایسوسی ایشن کے اجلاس منعقدہ 13۔ نومبر98ء بمقام ہال انصار اللہ مقامی پڑھا گیا)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

عالمی منظر

سید ظہور احمد شاہ صاحب

اردن اور شاہ حسین

پریس کی نظر میں

اردن کی مملکت ایک صحرائی علاقہ ہے جو 34573 مربع میل پر پھیلی ہوئی ہے۔ اس کی آبادی 45 لاکھ کے لگ بھگ ہے۔

1946ء میں انگلستان سے آزادی حاصل کرنے کے بعد 1949ء میں اردن کی نئی مملکت کا اعلان کیا گیا۔ اور امیر عبداللہ کو اس نئی مملکت کا امیر مقرر کیا گیا۔ 1951ء میں ان کو قتل کر دیا گیا اور ان کے بعد ان کے بیٹے طلال ان کی جگہ امیر بنے لیکن چونکہ وہ دماغی طور پر نااہل تھے اس لئے 11۔ اگست 1952ء کو امیر عبداللہ کے پوتے حسین ابن طلال اردن کے والی بنے۔ شاہ حسین نے بادشاہ بننے کے بعد اپنے بھائی شہزادہ حسن کو اپنا ولی عہد مقرر کیا لیکن اپنی بیماری کے آخری ایام میں اپنا فیصلہ تبدیل کر کے اپنے بڑے بیٹے عبداللہ ابن حسین کو ولی عہد بنایا اور ان کی وفات کے بعد اب اقتدار شاہ عبداللہ بن حسین کے پاس آگیا ہے۔

مرحوم شاہ حسین جب برسراقتدار آئے تو ان کی عمر صرف سولہ سال تھی۔ ان کی تخت نشینی کے وقت ان کی نوزائیدہ سلطنت کی پائیداری کے متعلق بہت سارے شکوک و شبہات کا اظہار کیا گیا کہ کیا یہ نوجوان اس سلطنت کو سنبھال بھی سکے گا یا نہیں۔ اس وقت نوعمر شاہ حسین کو اندرونی اور بیرونی بے شمار سازشوں کا سامنا تھا جس میں اسرائیلی فتنہ سب سے اہم تھا۔ لیکن انہوں نے ان تمام خطرات اور سازشوں کا بڑی عقلمندی اور فراست سے مقابلہ کیا اور اپنی وفات کے وقت اردن کو ایک مضبوط اور پائیدار سلطنت کے طور پر چھوڑا ان کی وفات پر دنیا بھر کے صدور اور عمائدین سلطنت نے شمولیت کی۔ تدفین میں شامل ہونے والوں میں امریکہ کے صدر کلنٹن۔ برطانیہ کے ولی عہد شہزادہ چارلس برطانیہ کے وزیراعظم ٹونی بلیئر۔ فرانس کے صدر شیراک جیسے بلند پایہ لوگ بھی شامل تھے۔ روس کے صدر یلسن باوجود اپنی بیماری کے اور باوجود ڈاکٹروں کے منع کرنے کے ان کی تدفین میں شامل ہوئے جو ان کی ہمہ گیر ہر دل عزیزی کا منہ بولتا ثبوت ہے ہمارے ملک کے وزیراعظم محمد نواز شریف نے بھی ان کے جنازہ میں شرکت کر کے ان کو خراج تحسین ادا کیا۔ پاکستان میں اردن کے شاہ حسین بن طلال کے انتقال پر اردن کی حکومت اور اردن کے عوام سے اظہار افسوس و ہمدردی کے لئے پاکستان کا قومی پرچم دو روز تک سرنگوں رکھا گیا۔ عالمی میڈیا نے بھی ان کی تدفین کی رسومات کی بھرپور کوریج کی۔ ان میں بی بی سی۔ ورلڈ۔ اور سی این این بھی شامل تھے۔

شاہ حسین اپنے ملک کے نوجوانوں میں شروع سے ہی بہت مقبول تھے۔ انہوں نے اپنے دور حکومت میں بہت سے ایسے کام کئے جو کہ ان کا الگ تشخص بنانے میں ممد ثابت ہوئے۔ معاہدہ بغداد میں شامل ہونے کے متعلق ان کا انکار۔ 1956ء میں اپنے برطانوی مشیروں کی برطرفی۔ برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کی منسوخی۔ اسرائیل کے ساتھ معاہدہ امن۔ عراق کی جنگ میں امریکہ کی توقعات کے برعکس عراق کا ساتھ دینا۔ ان کی دلیری بہادری اور فراست کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

شاہ حسین کی وفات سے مشرق وسطیٰ ایک صاحب فراست حکمران بلکہ کہنا چاہئے کہ ایک زیرک سیاست دان سے محروم ہو گیا ہے۔ انہوں نے تمام عمر ان گنت اندرونی و بیرونی سازشوں کا کمال عقلمندی سے مقابلہ کیا۔ ان کی زندگی میں تین منصوبے ان کے قتل کے بنائے گئے۔ جن سے وہ معجزانہ طور پر بچ نکلے۔ بحیثیت حکمران اور عرب قائد کے انہوں نے اپنی جگہ خود بنائی تھی۔ جہاں شروع میں ان کے قتل کے منصوبے بنائے گئے وہاں ان کی وفات پر یاسر عرفات اور اسرائیل کے وزیراعظم نتن یاہو سے لے کر شام کے حافظ الاسد اور مصر کے حسنی مبارک سب ان کے متعلق ایک جیسے نیک جذبات رکھتے تھے اور سب کے سب متفکر تھے کہ جو خلاء انہوں نے چھوڑا ہے وہ کیسے پر کیا جا سکے گا۔ اردن کی پبلک برسرعام ان کے لئے نوحہ کناں تھی۔ جس سے ان کی اپنی رعایا کے ساتھ اور ان کی رعایا کی ان کے ساتھ وابستگی اور محبت صاف عیاں تھی۔ اور یہی ایک اچھے حکمران کا اصل سرمایہ ہوتا ہے۔

وسائل کے لحاظ سے اردن ایک پسماندہ ملک ہے۔ نہ اس کی زمین زراعت کے لئے زیادہ موزوں ہے اور نہ ہی کوئی معدنی دولت اس میں پائی جاتی ہے۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے کہا جا سکتا ہے کہ یہ شاہ حسین ہی تھے جنہوں نے اردن کو ایک اہم ملک کا درجہ دلایا جس کو کوئی بڑی طاقت بھی نظرانداز نہ کر سکتی تھی انہیں عرب اور مشرق وسطیٰ کے مسائل میں بھرپور نمائندگی ملتی رہی اور کسی بھی فیصلے میں اردن کو نظرانداز نہ کیا جا سکا۔

شاہ حسین ایک مغرب پرست حکمران شمار کئے جاتے تھے لیکن انہوں نے اسی بات کو اپنے ملک کی ترقی اور اس کی اہمیت بڑھانے کے لئے اس طرح استعمال کیا کہ نہ صرف مغربی سیاست دان بلکہ عرب حکمران بھی ان کے مداح بن گئے۔ اور فلسطین کی حکومت کے قیام میں بھی انہوں نے بھرپور کردار ادا کیا۔ اور فلسطینیوں کے لئے جو بدلی ہوئی صورت حال سامنے آئی ہے اس میں بھی شاہ حسین کی سفارت کاری کا ایک بڑا حصہ ہے۔

شاہ حسین بن طلال 20 ویں صدی کے عظیم عالمی رہنماؤں میں شمار کئے جاتے تھے اور عرب معاملات میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ان کا اپنی قوم کو ایک بے ہنگم جنگ و جدل میں مصروف قبائلی معاشرے سے بہت اوپر اٹھا کر ایک باوقار قوم کی شکل میں تبدیل کر دینا ان کا ایک عظیم الشان کارنامہ ہے۔

مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی خاطر جو کارہائے نمایاں انہوں نے کئے ان کی مثال ملنی مشکل ہے۔ اسی وجہ سے وہ نہ صرف مغربی دنیا اور اسرائیل بلکہ عرب دنیا میں بھی ایک ہر دل عزیز رہنما شمار کئے جاتے تھے۔

شاہ حسین نے نوعمری میں جس وقت زمام حکومت سنبھالا تو ہر طرف ان خدشات کا اظہار کیا گیا کہ شائد وہ اس امتحان میں پورا نہ اتر سکیں لیکن انہوں نے ان تمام خدشات کو غلط ثابت کر دیا اور اپنے پیچھے ایک منظم ملک قوم اور فوج چھوڑ کر گئے۔ اپنی زندگی میں انہوں نے اپنی باتدبیری سے اپنے ملک کو ایسے منفرد ملک میں تبدیل کر دیا جس کی شرکت کے بغیر مشرق وسطیٰ کا کوئی فیصلہ کرنے کا سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا۔ انہوں نے اسرائیل سے بھی تعلقات قائم کر کے ایک مثال قائم کی جس کے نتیجہ میں اسرائیلی عوام بھی ان کا نام احترام سے لیتے ہیں۔

بہرحال ان کی بیماری کا یہ انجام تو کافی دیر سے ظاہر تھا لیکن اسرائیل اور فلسطین کے معاملے کے اس مرحلے پر ان کی وفات کو عرب دنیا کے لئے المناک ہی کہا جا سکتا ہے۔ خدا کرے اب نئے بادشاہ ان کی پیروی میں اپنے ملک کو اسی ڈگر پر چلانے کے قابل ہو سکیں جس پر شاہ حسین بن طلال نے اس کو ہمیشہ چلایا اور ساری عمر کامیابی اور کامرانی سے بسر کی۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

ہیں۔"

ایک مجلس میں خدام نے سیمنٹ کی 200 بوریاں بیوت الذکر منتقل کیں تو لوگوں نے کہا "جماعت کے افراد ہی ایسا کام کر سکتے ہیں، آپ کا نظام بہت اچھا ہے۔"

مجلس اسلام آباد غربی کے خدام فاطمہ جناح پارک کی صفائی کر رہے تھے ان کا کام دیکھ کر ایک بزرگ وہاں آئے جب خدام نے یہ بتایا کہ ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے اور ہم اسے صاف ستھرا دیکھنا چاہتے ہیں تو انہوں نے کہا "میری جب آپ لوگوں پر نظر پڑی صفائی کرتے ہوئے تو میں سمجھ گیا کہ یہ وہی لوگ ہو سکتے ہیں۔"

مجلس راج گڑھ لاہور کے خدام نے بند روڈ لاہور سے ملحقہ آبادی کی سڑک کو ہموار کیا اور پتھروں اور گند وغیرہ کو راستے سے ہٹایا تو ایک غیر از جماعت دوست نے تبصرہ کیا کہ "ایسا کام پاکستان میں پہلی دفعہ دیکھا ہے۔"

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

تقریب شادی

○ مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب لنگاہ زعیم خدام الاحمدیہ دارالبرکات ربوہ ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب لنگاہ کی شادی ہمراہ عزیزہ حبیبہ بشریٰ صاحبہ بنت مکرم قاری محمد عاشق صاحب محلہ دارالنصر غربی مورخہ 19- فروری 1999ء کو انجام پائی- اس موقع پر مکرم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کروائی-

مورخہ 20- فروری 1999ء کو مکرم چوہدری بشیر احمد لنگاہ صاحب نے مکان نمبر 14/1 دارالبرکات ربوہ میں دعوت ولیمہ (چائے وغیرہ) کا اہتمام کیا- اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے-

○ مکرم محمود احمد طاہر صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ کی شادی بہمراہ مکرمہ شازیہ پروین صاحبہ بنت مکرم محمد اکرم صاحب دارالفتوح ربوہ مورخہ 99-2-3 بروز بدھ انجام پائی- اس سے پہلے مورخہ 99-1-26 بروز منگل مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے بعد نماز عصر بیت المبارک میں بعوض مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر نکاح پڑھا اور دعا کرائی جملہ احباب کرام سے رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ولادت

○ مکرم رانا محمد شفیق صاحب کارکن دفتر وقف جدید کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 23- جنوری 1999ء بروز ہفتہ بچی سے نوازا ہے- حضرت امام جماعت احمدیہ نے بچی کا نام لیبہ شفیق عطا فرمایا ہے نومولودہ مکرم رانا محمد صدیق صاحب (وفات یافتہ) دارالیمن شرقی ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری عبدالکریم صاحب (وفات یافتہ) نوکریاں باجوہ ضلع سیالکوٹ کی نواسی ہے-

احباب جماعت سے بچی کے نیک صالح اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سیکرٹریان وصایا

○ تمام سیکرٹری وصایا اپنی جماعت میں مجلس موصیان کے صدر رہوں گے- قواعد الوصیت میں سیکرٹری وصایا اور مجالس موصیان کے فرائض درج ہیں اس کے مطابق کام کریں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نتائج مقابلہ مضمون نویسی
سہ ماہی اول 98'99
بعنوان قیام الصلوۃ - خدام الاحمدیہ پاکستان

○ اول- ملک عبدالمومن صاحب نارتھ کراچی-

دوم- عبدالہادی طارق صاحب صدر شرقی ربوہ-

سوم- محمد شکراللہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ-

ان کے علاوہ مندرجہ ذیل خدام نے امتیازی نمبر حاصل کئے آصف الرحمان قمر دارالذکر فیصل آباد- نعیم احمد طاہر حافظ آباد- منور احمد سیالکوٹ- عدیل احمد نعیم نارتھ کراچی- انور اقبال کریم نگر فیصل آباد- فضل احمد راشد ملیر کراچی- صلاح الدین چٹھہ ناصر ہوسٹل ربوہ-

اللہ تعالیٰ سب کے لئے یہ اعزاز مبارک فرمائے-

(مہتمم تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دردناک حادثہ

○ مورخہ 7- فروری 1999ء کو راوی ریان مرید کے کے 4- احمدی افراد جو قلعہ کالر والا ایک شادی میں شرکت کے لئے جا رہے تھے ٹویوٹا ویگن اور بس کے تصادم میں وفات پا گئے ان کے اسماء درج ذیل ہیں-

1- محترمہ الفت بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد ارشد صاحب بعمر 26 سال

2- عزیزہ مدیحہ رانی بنت مکرم محمد ارشد صاحب بعمر 7 سال

3- عزیز عدنان احمد ابن مکرم محمد ارشد صاحب بعمر 4 سال

4- عزیز مشتاق احمد ابن مکرم محمد ارشد صاحب بعمر ڈیڑھ سال

حادثے میں زخمی ہونے والوں کے نام یہ ہیں-

1- عزیز عمران احمد ابن مکرم محمد ارشد صاحب بعمر 10 سال

2- عزیزہ عطیہ بی بی بنت مکرم ریاض احمد صاحب بعمر 12 سال- ان کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے-

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس حادثے میں انتقال کرنے والوں کی مغفرت کے سامان پیدا کرے اور مکرم محمد ارشد صاحب اور ان کے عزیزوں اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے- اور اس حادثہ میں زخمی ہونے والوں کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے-

موسم بہار کی شجر کاری مہم کا آغاز

○ ہمارے ملک میں 15- فروری سے موسم بہار کی شجر کاری مہم شروع ہو چکی ہے اس لئے مجلس خدام الاحمدیہ کے جملہ قائدین مجالس، اضلاع اور علاقہ سے یہ گذارش کی جاتی ہے کہ وہ اس موسم سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنے ماحول میں کثرت سے پودے لگوائیں-

پودے لگانے کے لئے کم از کم ایک فٹ گہرے گڑھے کھودے جائیں اور پھر ان پودوں کی مناسب نگہداشت بھی کی جاتی رہے- بیوت الذکر اور جماعتی عمارات میں بھی پھل دار اور سایہ دار پودے لگائے جائیں- اس کام کی رپورٹ بھی جلد مرکز پہنچ جانی چاہئے-

(مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ- پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم پیر خلیل احمد صاحب ناظم آباد وسطی کراچی وصیت نمبر 5654 کراچی سے امریکہ چلی گئی ہیں- اگر وہ خود پڑھیں یا کسی کو ان کے بارہ میں کوئی علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو ان کا موجودہ ایڈریس بھجوا دیں-

(سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مکرم بشیر احمد صاحب ٹھیکیدار آف للیانی مورخہ 18- فروری 1999ء بروز جمعرات بعمر 70 سال تقریباً ایک ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئیں- آپ کا جنازہ محترم چوہدری امان اللہ صاحب سیال امیر ضلع قصور نے مورخہ 18- فروری کو بعد نماز عصر للیانی میں پڑھایا مقامی قبرستان میں تدفین کے بعد محترم چوہدری امان اللہ صاحب نے دعا کرائی مرحومہ نے اپنے یادگار تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں-

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہر قسم کے پھلدار اور پھولدار پودے
دستیاب ہیں
طارق نرسری
محمود آباد جہلم

الیکٹرو فرج
دوکان 4 بلاک 91
المصطفیٰ مارکیٹ آئی اینڈ ٹی سنٹر
G-8/1 اسلام آباد
پروپرائیٹر: نصیر الدین احمد خان
051-254619

ALL KIND OF LEATHER GOODS
SPECIALIST IN GLOVES
OF ALL KINDS
BTC
MANUFACTURERS:-
IMPORTERS & EXPORTERS
Billoo
TRADING CORPORATION
P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN
BILLOO TRADING CORPORATION
P. O. BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN
Tel. Off. : 0432 - 593756
Fac : 0432 - 267115
Resd. : 0432 - 67087 - 65197
Fax : 0432 - 592086
Telex : 46434 BILLOO PK
Cable : BILLOO, SIALKOT

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 24- فروری- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 12 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
25- فروری- غروب آفتاب- 6-05
26- فروری- طلوع فجر- 5-15
26- فروری- طلوع آفتاب 6-38

عالمی خبریں

سربیا کی ضد توڑی نہ جاسکی

سربیا کے لئے قائم شدہ ڈیڈ لائن میں تین دن کا اضافہ بھی ختم ہو گیا۔ نیٹو کا حملہ نہیں ہوا۔ سربیا کی ضد نہ توڑی جاسکی۔ سربیا کے صدر ملا سوچ نے اپنے موقف میں لچک پیدا کرنے سے انکار کر دیا۔ امن مذاکرات میں کوئی پیش رفت نہ ہو سکی۔ برطانیہ نے بھی سربیا کے خلاف فضائی حملوں کی مخالفت کر دی۔ سربیا بدستور نیٹو افواج کی تعیناتی کی مخالفت کر رہا ہے سربیا یہ بھی ماننے پر تیار نہیں کہ تین سال کے بعد ریفرنڈم کے ذریعے سربیا کی آزادی کے بارے میں فیصلہ کیا جائے۔ امریکی وزیر خارجہ چار گھنٹے تک دونوں فریقین سے بات کرتی رہیں مگر کامیاب نہ ہو سکیں۔ عالمی طاقتوں نے سربیا کو بچانے کے لئے مسلمانوں کو مذاکرات میں ناکامی کا ذمہ دار قرار دینا شروع کر دیا ہے۔

واجپائی کو ایوان بالا میں شکست

بھارتی وزیر اعظم اٹل بہاری واجپائی کو بہار میں گورنر راج کے نفاذ کے مسئلے پر ایوان بالا میں شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ واجپائی حکومت راجیہ سبھا میں اقلیتی جماعت ہے۔

نائیجیریا کے انتخابات

نائیجیریا کے انتخابات میں سابق فوجی حکمران جماعت پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی نے پارلیمنٹ میں قطعی اکثریت حاصل کر لی ہے۔ امید ہے کہ آئندہ ہفتے ہونے والے صدارتی انتخابات میں اس پارٹی کے جنرل ابوسانچو جیت جائیں گے۔

اسرائیلی وزیراعظم کی دھمکی

اسرائیلی وزیر اعظم یاہو نے دھمکی دی ہے کہ اگر فلسطینیوں نے آزادی کا اعلان کیا تو مقبوضہ علاقے فوج کے حوالے کر دیئے جائیں گے۔ صدر عرفات نے کہا ہے کہ میں یکطرفہ اعلان آزادی کے پروگرام کو ملتوی کرنے کو تیار ہوں۔ جرمنی کا کہنا ہے کہ آزادی فلسطینیوں کا حق ہے۔ تاہم اس کا حصول اسرائیل سے بات چیت کے ذریعے ہونا چاہئے۔

ترکی نے دھمکی دے دی

ترکی نے یونان کو کہا ہے کہ اگر اس نے کرد باغیوں کی امداد جاری رکھی تو ترکی جوابی دفاع کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ یونان نے یہ دھمکی مسترد کر دی ہے۔

10 جرنیل فارغ

اردن کے شاہ عبداللہ نے اپنی حکومت کے پہلے اہم فیصلے میں دس سینئر جرنیلوں کو فارغ کر دیا ہے۔ ان میں ڈپٹی کمانڈر انچیف ملٹری انٹیلی جنس اور فوجی انتظامیہ کے سربراہ شامل ہیں۔

ملکی خبریں

اعلان لاہور قرارداد لاہور

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اعلان لاہور قرارداد لاہور کی طرح نتیجہ خیز ہوگا۔ یہ اعلان جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کی تاریخ میں نئے باب کا نقطہ آغاز ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ واجپائی کی آمد پر جماعت اسلامی نے شرمناک مظاہرہ کیا۔ برادر اسلامی ملک ترکی کے سفیر کی گاڑی توڑ دی۔ ایسا کرنے سے اسلام کی کیا خدمت ہوئی۔ بھارت کو بتا دیا ہے کہ مسئلہ کشمیر ہی کشیدگی جڑ ہے۔ انہوں نے کہا کہ مظاہرے کرنے والے مٹھی بھر لوگ میرا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے۔ شریعت بل جلد سینٹ میں پیش کر دیا جائے گا۔ پاکستان کو وہاں لے جانا چاہتا ہوں جہاں دنیا اس پر فخر کرے گی۔ لوگوں کو انصاف نہیں ملتا۔ عدالتی سسٹم جلد اور سستا کر دیں گے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ شرح خواندگی 45 فیصد تک بڑھ گئی ہے۔

سپریم کورٹ پر حملہ کیس

سپریم کورٹ پر حملہ کرنے کے کیس میں دو مسلم لیگی ایم پی اے۔ کارکنوں اور پولیس نے عدالت سے معافی مانگ لی ہے۔ انتظامیہ نے کہا ہے کہ انہوں نے ایکشن لینے کے لئے چیخ چیخ کر کہا لیکن پولیس ٹس سے مس نہ ہوئی۔ پولیس کا کہنا ہے کہ پولیس از خود ایکشن نہیں لے سکتی انتظامیہ نے حکم نہیں دیا۔ فاضل عدالت نے کہا کہ مجسٹریٹ سے اجازت لینے کا سوچنا نہیں چاہئے۔

بے نظیر کا خطاب

بے نظیر بھٹو نے حکومت کے خلاف تحریک کے دوران گوجرانوالہ اور جی ٹی روڈ پر خطاب کیا انہوں نے کہا کہ نواز شریف نے کشمیر کا سودا کر لیا ہے۔ جاگ پنجابی جاگ تیری پگ نوں لگ گیا داغ۔ یہ جملہ انہوں نے بار بار دوہرایا۔ انہوں نے کہا کہ جعلی مینڈیٹ کے سہارے ملک کی تقدیر سے کھیلنے والے تھوڑی دیر کے مہمان ہیں۔ واجپائی نے قوم کا مذاق اڑایا۔ "شوگر مرچنٹ" وزیر اعظم نے نواز واجپائی بھائی بھائی کا نعرہ لگا کر کشمیریوں کے زخموں پر نمک چھڑک دیا۔

پاکستان جانے کا مقصد

بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے کہا ہے کہ میں دنیا کو یہ دکھانے کے لئے پاکستان گیا تھا کہ دونوں ملکوں میں جنگ جیسی صورت حال نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں پاکستان کی مداخلت قیام امن کے لئے مفید نہیں۔

ہم جماعت اسلامی جیسے نہیں

انتہا پسند ہندو لیڈر بال ٹھاکرے نے کہا ہے کہ ہم جماعت اسلامی جیسے نہیں۔ نواز شریف کے بھارت آنے پر احتجاج یا ہڑتال نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ کلکتہ میں تماشائیوں کا احتجاج درست تھا۔

کراچی میں پولیس پر حملے

کراچی پولیس کی چھاپہ مار ٹیموں پر دہشت گردوں نے حملے کر کے دو افسران کو زخمی کر دیا۔ اورنگی ٹاؤن کی شہید ملت کالونیوں کا محاصرہ کر کے گھر گھر تلاشی لی گئی۔

پنجاب کے اساتذہ کی ہڑتال

پنجاب کے اساتذہ نے سکولوں میں مینجمنٹ کمیٹیوں کے قیام کے خلاف تین روزہ ہڑتال کرنے کا اعلان کیا ہے۔ مطالبات کی منظوری تک درس و تدریس کا سلسلہ منقطع رکھا جائے گا۔

امریکی منصوبہ بندی

ایک امریکی صحافی نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت مذاکرات امریکی منصوبہ بندی کا حصہ ہیں۔ اعلان لاہور کے خالق امریکی نائب وزیر خارجہ سٹروب ٹالبوٹ ہیں۔

سی بی آر کے کرپٹ افسر

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ سنٹرل بورڈ آف ریونیو سے 60 کرپٹ افسروں کو فارغ کر دیا جائے گا۔

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز: غلام سرور طاہر اینڈ سنز
فون 213158

پروفیسر سعید اللہ خان ایم اے ہومیو ڈاکٹر
پرانی اور موذی امراض مثلاً شوگر دمہ- کینسر- بلڈ پریشر- تپ دق- السر ایگزیما- نرینہ اولاد- لیکوریا نیز مٹی چھوڑ کورس اور چھوٹا قد کورس کیلئے رابطہ فرمائیں۔
38/1 دارالفضل ربوہ نزد چونگی نمبر 3
فون 213207

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

مکان و گھریلو سامان برائے فروخت
مکان 10 مرلہ '4 کمرے' برآمدہ' بجلی اور پانی کی سہولت موجود ہے- نیز گھریلو سامان اچھی حالت میں مثلاً فریج' ڈائننگ سیٹ' فرنیچر' برتن' گیس سلنڈر' چارپائیاں اور بستر وغیرہ قابل فروخت ہیں-
رشید ارشد- نصیر آباد حلقہ عزیز- فون 212218

اعلان داخلہ
الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول اور الصادق ماڈرن اکیڈمی ربوہ میں داخلہ برائے سال 2000-1999ء کا پروگرام حسب ذیل ہوگا (اگر اللہ نے چاہا)
● داخلہ برائے جونیئر سینئر نرسری کلاسز (جونیئر کیلئے بچے کی عمر 2½ تا 3½ سال، سینئر 3½ تا 4½ سال) 15 مارچ صبح 8-0 بجے شروع ہوگا۔ جونہی سیٹیں ختم داخلہ بند۔
● الصادق ماڈرن اکیڈمی میں صرف پریپ کلاس کیلئے داخلہ ہوگا۔ داخلہ فارم جمع کرانے کی آخری تاریخ 18 مارچ، داخلہ ٹیسٹ 21 مارچ، صبح 9 تا 12 بجے، رزلٹ 22 مارچ، کامیاب طلباء کا داخلہ 24 تا 25 مارچ۔ (نوٹ) داخلہ فارم ادارہ کے آفس سے 7 مارچ سے حاصل کئے جاسکیں گے۔
مینجر
الصادق ماڈرن نرسری (پری) سکول ربوہ

جرمنی سیل بند ادویات سے تیار کردہ GHP جرمن ہومیو پیتھک فارمیسی کی سیل بند ادویات
ہومیو پیتھک طاقت 6X ہو 200 ہو یا ایک لاکھ ہو اب صرف 10 روپے
10 گرام گولیاں =/5 روپے اور 20 گرام گولیاں =/8 روپے
جرمنی و پاکستان کے زود اثر ہومیو پیتھک مدر ٹنکچر 10ML 15 روپے سے 30 روپے 20ML 25 روپے سے 55 روپے (سیل بند جرمن گلاس شیشی ہیں)
جرمنی و پاکستانی سیل بند ہومیو پیتھک ادویات، سامان، کتابیں، بریف کیس رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں
ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے بااعتماد نام پوسٹ کوڈ 35460
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گولبازار ربوہ
فون: 04524-212399
مخصوص علاج اور ادویات
خصوصی رعایت طلباء کیلئے